

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 03/ اکتوبر 2015ء، بمطابق 23 شوال / 1436 ہجری بروز ہفتہ بوقت سہ پہر 4 بجکر 20 منٹ پر

زیر صدارت میر عبدالقدوس بزنجو قائم مقام اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ السلام وعلیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الْاٰیْلِ وَاَقْرٰنِ الْفَجْرِ ط اِنَّ اَقْرٰنَ الْفَجْرِ

کَانَ مَشْهُودًا ۝ وَمِنَ الْاٰیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ قِ عَسٰی اٰیْبَعَثَکَ

رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ ط

(پارہ نمبر ۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۸۔۷۹)

ترجمہ: اے محمد ﷺ سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک۔ ظہر، عصر، مغرب، عشا کی نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیونکہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے۔ اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو اور تہجد کی نماز پڑھا کرو شب خیزی تمہارے لئے سبب زیادت ہے قریب ہے کہ خدا تم کو مقام محمود میں داخل کرے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جزاک اللہ۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواست پڑھیں۔

رخصت کی درخواست

محمد اعظم داوی (سیکرٹری اسمبلی)۔ میر جان محمد جمالی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی اسمبلی سے درخواست کی ہے؟

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے اپنے حلقہ انتخاب کے دورے پر جانے کی باعث آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے؟

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ محترمہ عارفہ صدیق صاحبہ نے فریضہ حج کے ادائیگی کے غرض سے سعودی عرب جانے کے باعث مورخہ کیم اکتوبر 2015 تا ختم اجلاس رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے؟

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ نوابزادہ طارق مگسی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے؟

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ محترمہ حسن بانو صاحبہ اپنی تحریک التواء نمبر 02 پیش کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ جناب اسپیکر آپ کا quorum ٹوٹا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ quorum پورا ہے 16 اسپیکر کے ساتھ 17۔

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ (قائد ایوان)۔ آرہے ہیں ادھر ہی ہوں گے میرے خیال میں اگر اس

کو business کو چلائیں تو آپ دیکھنا زیادہ سے زیادہ ایک کا گن لینا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ گن لیتے ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ میں یہ کبھی نہیں کہتا ہوں کہ اجلاس نہ ہو میں تو خوش ہوں میں تو قیدی آدمی ہوں

اس کے بجتنے تو میں آجاتا ہوں اجلاس میں تو quorum پورا ہو جائے۔ تاکہ proper طریقہ سے کارروائی

چلے quorum بھی پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ گھنٹی بجادیں۔ ہاں ہو گیا۔ محترمہ حسن بانو صاحبہ اپنی تحریک التوا نمبر 02 پیش کریں محرک نہ ہونے کی وجہ سے تحریک التوا نمبر 02 پیش نہ ہو سکی۔ یا سمین بھی نہیں ہے میرے خیال میں کوئی behalf پر پیش کریں گے۔ چیئر پرسن خصوصی کمیٹی ڈاکٹر صاحب میرے خیال میں چیئر پرسن صاحبہ ابھی تک نہیں پہنچی اس کا کوئی اور ڈاکٹر اچھا ممبر پھر نصر اللہ زیرے پیش کر سکتا ہے کہ وہ ممبر ہے اس کمیٹی کا۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ سر یہ تحریک التوا behalf of نہیں کر سکتے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ابھی وہ نمٹا دیا۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ نہیں سراگر تھوڑی سے رہنمائی کر دیں وہ آپ کی مرضی ہے کوئی اتنی اہم نہیں ہے۔

### قانون سازی

جناب قائم مقام اسپیکر۔ اب ہو گیا۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ وہ کر دیا روپز کیا کہتے ہیں اس میں کر سکتے ہے نہیں کر سکتے رہنمائی چاہئے باقی نہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ نہیں کر سکتے ایک منٹ میں پہلے پڑھوں پھر آپ چیئر پرسن خصوصی کمیٹی

Balochistan University of Information Technology Engineering  
Managanent Sciences Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر  
27 (مصدرہ 2014 کے متعلق تحریک پیش کریں۔

جناب نصر اللہ زیرے۔ میں چیئر پرسن کے behalf پر کمیٹی کی ممبر کی حیثیت سے

Balochistan University of Information Technology Engineering

Managanent Sciences Quetta ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر

27 (مصدرہ 2014 کے متعلق تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ مجلس خصوصی کمیٹی برائے Balochistan

University of Information Technology Engineering Managanent

Sciences Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ

2014 کے بابت رپورٹ پیش کرنے کی مدت آج مورخہ 03 اکتوبر 2015 تک توسیع کی منظوری دی جائے

قائم مقام اسپیکر۔  
 تحریک پیش ہوئی۔ Balochistan University of  
 Information Technology Engineering Managanent Sciences  
 Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کے بابت رپورٹ  
 پیش مدت آج مورخہ 03 اکتوبر 2015 توسیع کی منظوری دی جائے۔  
 (ہال سے آوازاں)

تحریک منظور ہوئی۔ Balochistan University of Information Technology  
 Engineering Managanent Sciences Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ  
 2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کے بابت رپورٹ پیش کرنے کی مدت آج مورخہ 03 اکتوبر  
 2015 تک توسیع کی منظوری دی جاتی ہے۔

چیئر پرسن مجلس کمیٹی خصوصی کی رپورٹ Balochistan University of Information  
 Technology Engineering Managanent Sciences Quetta کا ترمیمی مسودہ  
 قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کے بابت کمیٹی کی رپورٹ پیش کریں۔

جناب نصر اللہ زیرے۔ میں چیئر پرسن کی behalf پر مجلس خصوصی کی رپورٹ پر Balochistan  
 University of Information Technology Engineering Managanent  
 Sciences Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کے  
 بابت کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

قائم مقام اسپیکر۔ رپورٹ پیش ہوئی۔ مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم Balochistan University of  
 Information Technology Engineering Managanent Sciences  
 Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کے متعلق تحریک  
 پیش کریں۔

سر دار رضا محمد بڑیچ۔ (مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم) تحریک پیش کرتا ہوں کہ Balochistan  
 university of information technology engineering managanent  
 sciences quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کو

کمٹی کے سفارشات کے موجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

قائم مقام اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی۔ آیا Balochistan University of

Information Technology Engineering Managanent Sciences

Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کو کمیٹی سفارشات

کی موجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(ہال سے آواز ہاں)

تحریک منظور ہوئی۔ Balochistan University of Information Technology

Engineering Managanent Sciences Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ

2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کو کمیٹی سفارشات کی موجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ مشیر

وزیر اعلیٰ برائے تعلیم Balochistan University of Information Technology

Engineering Managanent Sciences Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ

2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم۔ تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ Balochistan University of

Information Technology Engineering Managanent Sciences

Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کو کمیٹی کی

سفارشات کے موجب منظور کیا جائے۔

قائم مقام اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی۔ آیا Balochistan University of

Information Technology Engineering Managanent Sciences

Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کو کمیٹی سفارشات

کے بموجب منظور کیا جائے۔

(ہال سے آواز ہاں)۔

تحریک منظور ہوئی۔ Balochistan University of Information Technology

Engineering Managanent Sciences Quetta کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ

2014 مسودہ قانون نمبر 27 (مصدرہ 2014 کو کمیٹی کے سفارشات کی بموجب منظور کیا جاتا ہے۔ چیئر پرسن

Balochistan University of Information Technology کی خصوصی کمیٹی  
Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 28 (مصدرہ 2014) کے متعلق تحریک  
پیش کریں۔

محترمہ یاسمین اہڑی۔ میں چیئر پرسن خصوصی کمیٹی برائے  
Information Technology Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون  
نمبر 28 (مصدرہ 2014) تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس خصوصی کمیٹی برائے  
Balochistan University of Information Technology Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ  
2014 مسودہ قانون نمبر 28 (مصدرہ 2014) کی بابت رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ  
03 اکتوبر 2015 توسیع کی منظوری جائے۔

قائم مقام اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی۔ آیا  
Balochistan University of Information Technology Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون  
نمبر 28 (مصدرہ 2014) کی بابت رپورٹ پیش کرنے کی مدت آج مورخہ 03 اکتوبر 2015 تک توسیع کی  
منظور دی جائے۔

(ہال سے آواز ہاں)۔

تحریک منظور ہوئی۔ Balochistan University of Information Technology  
Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 28 (مصدرہ 2014) کی بابت رپورٹ  
پیش کرنے کی مدت آج مورخہ 03 اکتوبر 2015 توسیع کی منظوری جاتی ہے۔ چیئر پرسن مجلس خصوصی کمیٹی کی  
رپورٹ Balochistan University of Information Technology Khuzdr کا  
ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 28 (مصدرہ 2014) کی بابت کمیٹی کی رپورٹ پیش کر  
یں۔

محترمہ یاسمین اہڑی۔ میں چیئر پرسن مجلس خصوصی کی رپورٹ  
Balochistan University of Information Technology Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون  
نمبر 28 (مصدرہ 2014) کی بابت کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ رپورٹ پیش ہوئی۔ مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم  
Balochistan

University of Information Technology Khuzder کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 28 (مصدرہ 2014) کے متعلق تحریک پیش کریں۔  
 مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم۔ میں مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ  
 Balochistan University of Information Technology Khuzdr کا ترمیمی  
 مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 28 (مصدرہ 2014) کو کمیٹی سفارشات کی بموجب فل فورزیر  
 غور لایا جائے۔

قائم مقام اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی۔ آیا Balochistan University of  
 Information Technology Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون  
 نمبر 28 (مصدرہ 2014) کو کمیٹی سفارشات کی بموجب فی الفورزیر غور لایا جائے۔  
 (ہال سے آواز ہاں)۔

تحریک منظور ہوئی۔ Balochistan University of Information Technology  
 Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 28 (مصدرہ 2014) کو کمیٹی سفارشات  
 کی بموجب فی الفورزیر غور لایا جاتا ہے۔ مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم Balochistan University of  
 Information Technology Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون  
 نمبر 28 (مصدرہ 2014) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم۔ میں مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ  
 Balochistan University of Information Technology Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ  
 2014 مسودہ قانون نمبر 28 (مصدرہ 2014) کو کمیٹی سفارشات کی بموجب منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی آیا Balochistan University of  
 Information Technology Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون  
 نمبر 28 (مصدرہ 2014) کو کمیٹی سفارشات کی بموجب منظور کیا جائے۔  
 (ہال سے آواز ہاں)

تحریک منظور ہوئی۔ Balochistan University of Information Technology  
 Khuzdr کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2014 مسودہ قانون نمبر 28 (مصدرہ 2014) کو کمیٹی کی

سفارشات بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر گزارش ہے کہ پچھلے اجلاس میں ہم نے یہاں پہ ایک اہم مسئلے کی طرف ایوان کی توجہ مبذول کرائی تھی کہ ہمارے مقامی پولیس افسران کے ترقی کے سلسلے میں قانون سازی کی جائے۔ اُس پروزیر داخلہ نے یقین دہانی کرائی تھی کہ اگلے اجلاس میں اُس کی مکمل سفارشات اور رپورٹ پیش کریں گے، تو آپ سے گزارش ہے کہ وزیر داخلہ صاحب تو تشریف نہیں رکھتے قائد ایوان بیٹھے ہوئے ہیں اسپر کیا progress ہوئی ہے۔ اس بارے ایوان کو مطلع فرمائیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ۔ جی قائد ایوان صاحب۔

قائد ایوان۔ ابھی تک میں نے رپورٹ نہیں لی ہے۔ وزیر داخلہ صاحب یہی پہ ہے اُس سے ہم پوچھ لیں گے۔ next اُس میں آپ کو بتا دینگے سردار صاحب آپ کو۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکریہ ڈاکٹر صاحب۔

انجینئر زمر خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر ہمارا تحریک التوا جو کہ امن و امان سے متعلق تھا اس پر کب بحث ہوگی۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ مورخہ 16 اکتوبر 2015ء کو۔

انجینئر زمر خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر اب یہاں ایک مسئلہ اٹھاتا ہوں۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ چیزیں ہیں جو ہم آپس میں مل بیٹھ کر حل کریں۔ اور پھر ہمارے پاس صوبائی خود مختاری بھی ہے۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان میں جو Industries لگی ہوئی ہیں۔ یا جو بھی کاروبار ہو رہا ہے اُن کی سرپرستی کریں اور ان کو مزید نوعیت دے دیں تاکہ لوگ اپنا کام مزید بڑھائیں اس میں ایک مسئلہ جو ہے بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کا ہے۔ اس وقت ہمارے مشیر تعلیم بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ تیس چالیس سال پہلے جب ہمارے بلوچستان کا بورڈ علیحدہ ہوا۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ بنا تو اُس وقت ہمارے پاس کوئی Industries نہیں تھی۔ سرکاری اسکولوں کے کتابیں ہم پنجاب سے چھپواتے تھے۔ کیونکہ یہاں کچھ بھی نہیں یہ سلسلہ چلتا رہا۔ پھر کچھ عرصہ بعد بلوچستان بورڈ نے اس میں لوکل لوگوں کو involved کر کے اُن کو کہا کہ آپ اپنا کام شروع کریں۔ ہم آپ کو چھپائی کا کام دیتے ہیں۔ تو لوگوں نے بلوچستان میں پریس کے چھوٹے چھوٹے اپنی مشینیں لگائیں۔ اور چھوٹے لیول پر یہ کام شروع ہوا۔ ابھی آپ دیکھ لیں کہ اب ایک Industry بن گئی ہے۔ اتنے پرنٹنگ پریس ہیں کہ ان کتابوں کی چھپائی بلوچستان میں ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ جو پالیسی آئی ہوئی ہے۔ 2015ء 2016ء کیلئے

انہوں نے اتنے بڑے ٹینڈر کئے ہیں میرے خیال میں جو پانچ یہاں ٹھیکیدار یا کنٹریکٹر ہیں اُس میں involved ہو گئے کیونکہ یہاں جو ہمارے چھوٹے Industries ہیں۔ اُن میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ اس میں حصہ لے سکیں۔ وہ رہ گئے اور ایک کنٹریکٹر نے دو ناموں سے اپنی یہاں انٹری کروائی اور ہمارے معلومات کے مطابق شاید وہ درست نہ ہو لیکن ہماری جو information ہے۔ اُس کے مطابق انہوں نے دو ناموں سے اپنے ٹینڈر جمع کروائیں اُن کے پاس کوئی پرنٹنگ پریس نہیں ہے۔ اور وہی آدمی جا کر وہاں پنجاب سے ان کتابوں کی چھپوائی شروع کروا دیں گے۔ تو پھر کیا ہم واپس بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ ہے اس کو ختم کر کے پھر پنجاب میں ہی ضم کر لے۔ کیونکہ وہی پرانی پالیسی چلی۔ اور ان لوگوں نے جا کے میرے خیال میں کورٹ میں کیس دائر کی لیکن وہاں سے کوئی فیصلہ آیا یا نہیں آیا اُس کا مجھے علم نہیں ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہیں، نواب ثناء اللہ صاحب بیٹھے ہیں۔ کیونکہ آپ ہمارے صوبے کے نمائندے ہیں۔ ہم چاہتے یہی ہے کہ اپنے لوگوں کو روزگار دے۔ یہ نہ ہو کہ اُن سے روزگار چھین لیں۔ میرا مقصد یہی ہے کہ اگر آپس میں بیٹھ کر ہم اس مسئلے کو اٹھائے اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ اگر نہیں کریں گے تو یہ اپنی مشینیں بند کر لیں گے۔ اگر آپ ایک ٹینڈر بیس کروڑ یا چالیس کروڑ کا دینگے۔ تو ان کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے۔ جو form ہوتا ہے یا جو انٹری ہوتی ہے۔ یا جو انڈسٹریز سے اُن کی enlistment جو ہوتی ہے۔ وہ یہ نہیں کر سکتے اور باہر کے لوگ آ کر کے اس ٹینڈر کو لیکر کام وہ پنجاب سے کروا رہے ہیں۔ تو میرا مقصد یہ ہے کہ واپس وہ جو پرانی پالیسی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب تشریف فرما ہے۔ اُس پالیسی پر اگر آپ سوچ لیں۔ اور ہمارے مقامی لوگوں کے اس field میں حوصلہ افزائی کریں۔ اور یہ ٹینڈر ہمارے بلوچستان کے لوگوں کو دیا جائے۔ میرا تو ایک تجویز ہے۔ آپ اس پر سوچ لیں آپ کی بڑی مہربانی۔

مشیر برائے تعلیم۔ بلوچستان گورنمنٹ کی یہ کوشش ہے کہ جتنی بھی پرنٹنگ ہے ٹیکسٹ بکس کی وہ بلوچستان کے لوکل پرنٹنگ پریس سے کرائے۔ ایک چھوٹی سی Industry ہے اور اس Industry نے کام کرنا ہے۔ لیکن یہ ٹیکسٹ بک بورڈ جتنی بھی کتابیں چھپاتی ہے شاید اب بھی ہماری capacity اس حد تک نہیں پہنچی local industries کی کہ ہم ساری کی ساری کتابیں اُن سے چھپوائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک چیز PEPPA کی regulation ہے۔ کہ آپ ٹینڈر open رکھنے ہیں۔ throught out Pakistan اگر PEPPA کے اصولوں پر جاتے ہیں۔ تو ہم ان پرنٹرز کو اُن پرنٹرز کے ساتھ ہی رکھتے ہیں۔ اور ایک equal page پر رکھ لے گے اب بات یہ آتی ہے کہ PEPPA کے قانون جو پاکستان کا

ایک قانون بنا ہے۔ tendering کے حوالے سے پرنٹنگ کے حوالے سے contracts کے حوالے سے اگر ہم اُس کو follow کرتے ہیں تو بیشک میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے local industries متاثر ہوگی۔ لیکن اگر ہم اس میں competating نسل لاتے ہیں۔ تو ہماری انڈسٹری کو competition میں آنا چاہئے باقی انڈسٹریز کے ساتھ پنجاب یا کراچی کے۔ اب بات یہ ہو رہی ہے کہ اگر ہم صرف local industries کو دیکھتے ہیں۔ اور پاکستان کی انڈسٹری کو دیکھتے ہیں پرنٹنگ کی تو ہماری ایک اور approach ہو رہی ہے اور پیپرا کی بھی approach ہے کہ ہم کیوں نہ open کر دیں international ٹینڈر کریں ٹیکس بک کی پرنٹنگ کی بہت بڑی تعداد میں کتابیں پرنٹ ہو رہی شاید ہم اُس طرف نہیں جا رہے ہیں۔ کوشش ہم یہ کر رہے ہیں کہ local industries کو ہم سپورٹ کرے۔ اور یہ ہم کہتے ہیں کہ اُن کی capacity بلڈنگ کریں تاکہ وہ پرنٹنگ آجائے کچھ چیزیں ایسی ہیں technically papers کے حوالے سے یا papers کے purchase کے حوالے سے یا اس کے پرنٹنگ کے حوالے سے شاید اب تک ہم اُس لیول پر نہیں ہے ہماری capacity اتنی بڑی نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ میرے پاس آئے تھے اور ہمارے چیف منسٹر صاحب سے بھی ملیں ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ ان کی Industry کو ہم permote کریں۔ ان کو protect کریں۔ اور ان کی capacity بڑھائیں جتنا یہ intake کر سکتے ہیں۔ اتنا کام اُن کو دیں۔ اور اگر وہ سارے کا سارا کام نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے بہت ساری misprinting ہو رہی ہے۔ بہت سارے شکایت مل رہی ہے۔ ٹیکسٹ بک کی کتابوں میں tital کسی اور book کا لگا ہوتا ہے اور اندر سے جو text ہوتا ہے وہ کسی اور book کا ہوتا ہے۔ تو یہ کچھ چیزیں ہیں لیکن ہماری گورنمنٹ کی کوشش یہ ہے۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی کوشش یہ ہے۔ کہ ہم local industries کو support کریں۔ میں ان کیساتھ متفق ہوں۔ کہ ہم اس انڈسٹری کو support کریں گے۔ ان کی capacity building کریں گے۔ thank you very much۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔

شکریہ۔ جی آغا صاحب

آغا سید لیاقت علی۔ یہ بات اس لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کہ اس میں پچھلے سال میں نے کچھ بحث کی تھی ہم ادھر جو آئے ہیں۔ ہم بلوچستان کے انڈسٹری کو promotion دینے کیلئے آئے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم بلوچستان کی Industry کو promote کریں گزشتہ دنوں ہمارے کوئٹہ کا ایک آدمی جس کا لندن میں پریس ہے اور وہ پریس four clers مشینری کا ہے وہ میرے پاس آیا۔ میں نے شاید اس

سلسلے میں سردار صاحب سے بات بھی کی وہ چاہتا تھا۔ کہ ادھر وہ پریس Install کریں۔ ادھر لگائیں لیکن بد قسمتی یہ ہے۔ کہ اتنا کام اُس کو مل نہیں رہا ہے۔ کہ وہ اُس four colour پریس کو یہاں لگائیں۔ تو میری اس سلسلے میں سردار صاحب سے گزارش ہے۔ کہ اگر کوئی قانون سازی کرنی پڑی۔ اگر کچھ کرنی پڑی یہ PAPRA جو بھی ہے ہم اُس کی پابندی اُس وقت کریں گے جب ہماری انڈسٹری disturb نہ ہو۔ اگر ہماری disturb Industry ہوتی ہے۔ ہم خود فاتحوں مر رہے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جی آپ اس کو follow کریں۔ تو ہمیں اپنے بلوچستان کے انڈسٹری کو protection دینا چاہئے۔ ادھر لوگوں کو invite کرنا چاہئے۔ کہ وہ ادھر four colour press لگائیں۔ اور ادھر publishing کا کام جو ہے آگے چلا جائے۔ یہ نہ ہو کہ اپنا آدھا روٹی بھی اُن کو دے دیں۔ تو میری اس سلسلے میں گزارش چیف منسٹر صاحب سے ہے۔ سینئر منسٹر صاحب اور مشیر تعلیم صاحب کہ جی اگر اس میں قانون سازی بھی کرنی پڑے۔ تو اس business کو ہمیں ادھر روکنا چاہئے۔ ہم خود جو ہے یہ روٹی اُن کو کیوں دے؟ ہمیں یہ روٹی خود پوری کھانی چاہئے۔ کیا پنجاب بھی ہمیں invite کرتا ہے۔ کیا وہ بھی اس طرح کرتا ہے، کیا سندھ بھی ہمیں اسی طرح invite کرتا ہے۔ اول تو ہم اُن کے مقابلے میں جانہیں سکتے ہیں۔ اگر چلے بھی جائے تو ادھر سے ہمیں tender form نہیں ملتا۔ تو میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہے۔ کہ خُدا راہ اس industry کو ادھر ہی رہنے دیں اور یہ روٹی جو ہے پوری کی پوری ہمیں کھانے دیں۔ میری یہی گزارش ہے بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکر یہ

محترمہ شاہدہ روف۔ زمرک صاحب کے points بہت important ہیں۔ اگر ہم یہاں بیٹھ کر DHA کے حوالے سے with in one day دو session کر سکتے ہیں 25 فروری سے اس کو لاگو کر سکتے ہیں تو ہم اپنے غریب لوگوں کیلئے Industry کو صوبے میں فروغ دینے کیلئے اگر اس ہاؤس سے Commitment نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ جو چیز جس کو ہم نے لیکر آئی ہے۔ ہم لوگ بیٹھیں ہیں جو کچھ بھی کر سکتے ہیں اگر Industry کو فروغ دینے کی بات آتی ہے کچھ amendment کرنی پڑتی ہے تو کیوں سر جوڑ کر بیٹھ کر اس چیز کا فیصلہ نہیں کر لیا جاتا ہے میں واقعی اس چیز پر stand لوں گی۔ کہ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کے ساتھ جو کچھ یہ گورنمنٹ کرنے جا رہی ہے۔ جس نے ہمیشہ سے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ وہ ایجوکیشن اور ہیلتھ کے علمبردار ہے۔ اُس کے اصلاحات کر رہے ہیں۔ بہت معذرت کے ساتھ ایجوکیشن منسٹر سے کہ وہ step جو آپ کو سب سے آخر میں لینا چاہے وہ سب سے پہلے لینے جا رہے ہیں۔ اُس دن بھی میں نے

جس point کو raise کیا کہ آپ 5th اور 8th کے examination لے رہے ہیں۔ رضا صاحب کو یہ کہنا تھا کہ ہم اُس کو streamline کر رہے ہیں۔ بھئی آپ نے جو دسویں نمبر پر جا کر step اٹھانا ہے اُسکو آپ پہلے نمبر پر لے رہے ہیں۔ اور پہلے سے آپ کو incentive لینا چاہئے آپ اس کو end پر کر رہے ہیں۔ آپ syllabus کی طرف توجہ مبذول کر کے یہ کہتے کہ ہم سارا uniform syllabus کر کے اُس کے بعد اپنا setp کی طرف آئے ہیں تو میں اُس کو مانتی بھی جس طرح میں نے کہا کہ اُس دن بھی ان کے اس answer سے بالکل بھی متفق ہوئی تھی اور نہ یہ مجھے satisfy کر پائے تھے اور CM صاحب نے یہ کہہ کے بات ختم کر دی تھی کہ ہم دو دن ایجوکیشن پر بحث کریں گے جس پہ آپ نے بھی کوئی final rulling نہیں دی تھی کہ وہ دو دن کونسے ہیں۔ اسی طرح آج بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کا جو مسئلہ اٹھا ہے وہ یقیناً نہایت اہمیت کا حامل ہے اس سلسلے میں ہمیں بیٹھنا چاہئے اگر کچھ rules and regulations ہیں میں نہیں کہتی کہ آپ merit پر جا کر کسی چیز پر compromise کریں لیکن اگر آپ کو اپنے صوبے میں انڈسٹری کو بچانا ہے تو آپ کو تھوڑا بہت compromise کرنا پڑے گا وہاں Rules & regulations relax کرنے پڑے گے۔ تو میری استدعا ہے CM صاحب بیٹھے ہیں۔ سینئر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں please اسکو دیکھا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر - جی شکریہ۔

سردار عبدالرحمن کھیران - رضا صاحب میں بھی اس پر تھوڑا سا بول لیتا ہوں اسکے بعد آپ اس کو windup کر لے۔ اجازت ہے اسپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر - اجازت ہے سردار صاحب۔ بولیں

سردار عبدالرحمن کھیران - پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ ہمارے سابقہ ایم پی اے فرح عظیم شاہ صاحبہ اجلاس کی کارروائی دیکھنے کیلئے تشریف فرما ہیں میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام اسپیکر - پورے ایوان کی طرف سے ہم اُس کو welcome کہتے ہیں۔ جی سردار صاحب آپ بولیں sir۔

سردار عبدالرحمن کھیران - شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہماری سابقہ ایم پی اے فرح عظیم شاہ صاحبہ اس وقت تشریف لائی ہیں۔ ہم اس کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر - پورے ہاؤس کی طرف سے فرح عظیم شاہ کو welcome کرتے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیران - thank you - دوسری بات sir یہ جو شاہدہ نے point out کیا ہے یہ محمد خان نے کیا - یہ ٹیکسٹ بک بورڈ کا جب میں ایجوکیشن منسٹر تھا - تھوڑا سا میں واقعہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں کہ وہ جتنی اجارہ داری لاہور کی ہے اس میں میں بھگت چکا ہوں - ہوا یہ کہ یہی same text board کے ٹینڈر ہوئے اور لاہور کی پارٹی اس وقت چوہدری افتخار صاحب چیف جسٹس بلوچستان ہائی کورٹ ہے - تو یہ سلسلہ اٹھا کہ جی کتابیں late ہو گئی یہاں کے مقامی ان کو نہیں دلانے دیا گیا - جو بھی elements ہوتے ہیں وہ آپ کو بھی پتہ ہے ہمیں بھی پتہ ہے Floor پر بتانے کی ضرورت نہیں ہے - اس وقت جب کتابیں supply ہو رہی تھی تو بہت foggy موسم تھا لاہور کا - دھند جس کو بولتے ہے پنجاب میں یہ جنوری فروری میں ہوتی ہے تو جہاں late ہوتے رہے وہ کتابیں late ہو گئی اس کا نزلہ ہم پر گرا - اس کے بعد وہ جو گورنمنٹ تھی اس کو fall آیا جنرل مشرف صاحب نے takeover کر لیا - تو مجھ پر پھر کیس بنا - وہ ٹھیکیدار جو تھا چوہدری افتخار صاحب کا بھی relative تھا - یہاں نیب کا ایک ہوتا تھا میجر جنرل نزاکت - تو وہ پھر اس کو زیادہ ہی اس سے کوئی مامے کا چاچے کا لڑکا تھا اس کا - تو اس سے پھر مجھ پر بیانات دلوائے - تو سردار صاحب کی علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ قانون سازی تو ضرور کریں - یہاں کی مقامی انڈسٹری کو آگے آنا چاہیے کہیں وہ میرے والا حساب ان کے ساتھ نہ ہو پھر اس سے جب نیب کورٹ میں بیان میرے خلاف دلا گیا تو اس وقت میرے تین ہاتھ بنا دیئے گئے - اس نے کہا کہ ایک ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا ایک ہاتھ میں اس کا ڈنڈا تھا ایک ہاتھ میں قلم تھا اس نے مجھے کہا کہ اتنے پیسے رکھو نہیں تو میں تم کو لٹکا دوں گا - کیا کرونگا اس پر مجھے کوئی میرے خیال میں نو سال سزا اور پتہ نہیں کتنے لاکھ جرمانہ کیا گیا - تو وہ domination جو اس طرف کیئے ہیں وہ تو قائم دائم ہے - اس کا مظاہرہ تو آپ پرسوں بھی دیکھ چکے ہیں گزارش یہ ہے کہ یہ صوبہ ہر لحاظ سے غریب صوبہ ہے - یہ چھوٹے چھوٹے unit لگے ہوئے ہیں جیسے ابھی آغا لیاقت صاحب نے فرمایا کہ four colour بہت اچھی printing جس میں ہوتی ہے جو class کی جو انگلینڈ میں کر رہی ہے - کام اس type کے ہمارے بلوچستان کے لوگ ہیں - تو کوئی incentive ان کو دیں کہ وہ انڈسٹری یہاں لائے - اور یہ ٹیکسٹ بک بورڈ جو ہے یا مقامی طور پر واقعی distance پر چلا جائیگا - اگر اس کی کتابت میں کوئی غلطی ہوگی یا اس کے پرنٹنگ میں کوئی مسئلے مسائل ہونگے تو منسٹر صاحب بھی پہنچ سکتے ہیں سیکرٹری صاحب بھی پہنچ سکتے ہیں چھوٹا اسٹاف بھی پہنچ سکتا ہے - الف - ن - کی غلطی ہوگی تو لاہور اور اس وقت جہاز میں آنا جانا تو ہماری گزارش یہ ہے کہ ہماری طرح وہ سردار صاحب کے ساتھ بھی نہ ہو - اس میں قانون سازی اگر آپ kindly اسپیکر صاحب کرا لیں کہ PAPRA Rules یہ اس کو اس

اسمبلیوں کا مطلب ہے قانون سازی۔ ہم قانون سازی اپنے صوبے کیلئے ضرور کر سکتے ہیں اور اس میں میرا خیال ہے کہ کسی کو کوئی اعتراض بھی نہیں ہوگا اگر یہ قانون سازی کی صورت میں آجاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے unit ہیں distribute کریں ان کو۔ quality maintain رکھیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ صوبے کیلئے ایک آپ کی طرف سے بحیثیت custodian of the house اور یہ honourable House کی طرف سے ایک اچھا پیغام چلا جائیگا۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر۔ شکر یہ سردار صاحب۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم۔ جناب اسپیکر صاحب میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں میں بلوچستان کی انڈسٹری چونکہ اس شعبے سے وابستہ رہا ہوں، chamber of commerce کا اور فیڈریشن کا میں ممبر رہا ہوں۔ میں تھوڑی جیسی آپ لوگوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ incentive یا concession یا اگر ہم دیتے ہیں انڈسٹری کو تو دوسری طرف ہے لیکن آپ کے PAPRA کے Rules follow کرنے ہونگے اس لئے کہ یہ federal application ہے۔ ہماری اب اگر ہم یہ legislation کی بات کرتے ہیں تو legislation کیلئے جیسے پختونخواہ صوبے میں ہو رہا ہے اسی طرح اگر ہم incentive ہے اگر ہم text already لیے ہیں آپ کے printing industry کیلئے تو ایک بہترین راستہ ہے۔ اگر ہم ان کو چھوٹ دیتے ہیں مختلف machinery کی export کیلئے تو یہ ایک بہتر راستہ ہے۔ تو ہمارے پاس راستے ہیں۔ لیکن میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اگر ہم لوگ نے incentive دینا ہے تو PAPRA Rules کو رکھتے ہوئے سامنے۔ اب ہمیں انڈسٹری کو support کرنا ہے اس میں باقی انڈسٹری بھی آجائیگی۔ تاکہ ہمارے بلوچستان کے انڈسٹری بھگت سکے۔ ہم develop کر سکیں کام کر سکیں۔ ہم روزگار دینا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس public sector میں jobs available، نہیں ہے میں چھوٹی سی مثال آپ کو دیتا ہوں میری بیٹی شاہدہ روف یہاں بیٹھی ہوئی ہے۔ میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم چاہتے یہی ہیں کہ private sector ہمارے ابھر آئیں۔ اور jobs generate ہوں public sector ہمیں jobs نہیں دیں سکتا ہے ہمارے پاس اب NTS میں جو تقریباً ایک لاکھ درخواستیں آئی ہے پانچ ہزار سے کم ہمارے پاس پوسٹیں تھی۔ اب ایسی حالت میں جہاں ایک لاکھ بچے پانچ ہزار پوسٹوں کیلئے apply کرتے ہیں وہاں public sector میں job دینے کیلئے ہمارے بہت ہی کم وسائل ہیں۔ تو ہم job generate کرنے کیلئے انڈسٹری کو develop کرنا چاہتے ہیں اور میرے خیال میں اس حوالے سے ہمیں انڈسٹری کو

develop کرنے کیلئے incentive لینے چاہیے۔ فیڈرل گورنمنٹ سے اور ہم جتنی support دے سکتے ہیں وہاں دینا چاہیے ان کو۔

جناب اسپیکر۔ جی شکر یہ سردار بڑ بیچ صاحب۔

(وزیر محکمہ قانون و پارلیمانی امور)۔ Point of order جناب اسپیکر۔ دوستوں نے

جو بات رکھی ہے، ان چیزوں میں تھوڑی سی تمیز ہونی چاہیے۔ بلوچستان ٹیکسٹ بورڈ means some things اور جو چھپوائی آپ کر رہے ہیں وہ علیحدہ issue ہے۔ ٹیکسٹ بورڈ کی معنی یہ ہے کہ آپ جو پڑھا رہے ہیں وہ بورڈ ان چیزوں کو پاس کر کے پھر printing کیلئے جاتے ہیں اب printing کیلئے جو چیز چلی گئی ہے آپ PAPRA Rulle کو ہم نے follow کرنا ہے اب دوستوں نے یہ بات رکھی ہے کہ قانونی طور پر آپ لوگ قانون بنائیں یا اس میں ترمیم کریں، میں آپ کے سامنے دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم لاء ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کے کیا فیڈرل کی جو قوانین ہیں اس میں ہم ترمیم کر سکتے ہیں قرارداد لاسکتے ہیں، سفارش کر سکتے ہیں جو بھی راستے ہونگے ہمیں اس پر چل کے جو بھی ہم لوگوں کیلئے کر سکیں وہ ہم کریں گے لیکن۔ یہاں جو اس وقت ہم بیٹھے ہیں پر provincial autonomy کے ہوتے ہوئے ہم کن کن چیزوں کو address کر سکتے ہیں۔ کن کن چیزوں میں ہم مداخلت کر سکتے ہیں۔ کیا کیا right ہمیں ملے ہیں اور جو ملے ہیں ان کو اب ہم لے رہے ہیں لیے ہیں ہم نے اس پر اب تک کام نہیں کیا ہے۔ تو اس میں جو کچھ ہمارے پاس ہے قانونی طور پر ہم قانون لارہے ہیں مسلسل bills لارہے ہیں ترمیمات کر رہے ہیں جو کہ 2010 کو ہونے چاہیے تھے جو کہ نہیں ہو سکے ہیں، اب ہم اس پر لگے ہوئے ہیں۔ مسلسل ان کو قوانین 2010 کی اٹھارویں ترمیم کے تحت جو اختیارات صوبوں کو ملے ہیں اپنے صوبے کے طور پر ان اختیارات ہم لینے کیلئے قوانین ابھی بنانے ہیں اور قوانین لانے پر ہم لگے ہوئے ہیں۔ اس کو ہم کر رہے ہیں PAPRA Rules کو ہم دیکھ لیں گے کہ اس میں ہمیں کتنی گنجائش ہے اس میں ہم کتنا مداخلت کر سکتے ہیں۔ جو بھی ہو انشاء اللہ و تعالیٰ session کے دوران یہی دوستوں کو بتا سکیں گے کہ اس میں ہم جاسکتے ہیں اس میں ہم قانونی میں ترمیم کر سکتے ہیں یا فیڈرل کو قرارداد کی شکل میں سفارش کر سکتے ہیں کہ وہ ان چیزوں کو ہمارے صوبے میں کیا کیا کچھ کیا جاسکتا ہے ہمارے حوالے کیا کیا چیزیں کی جاسکتی ہے تو اس کو دیکھ کے ہم آگے جائیں گے۔

جناب اسپیکر۔ جی شکر یہ زیارتو مال صاحب۔ میرے خیال ابھی اجلاس کو موخر کریں۔

کارروائی اور نہیں ہے۔ وہ ہو گیا ہے۔ ابھی نہیں ہو سکتا۔ جب ایک دفعہ رولنگ آگئی اس پر اس کے بعد میرے

خیال اب نہیں ہو سکتا ہے۔ sir۔ اگلی دفعہ پیش کریں۔ بعد میں دوبارہ اس میں لائیں۔ اس طرح نہیں ہو سکتا ہے۔ اسمبلی کے Rules کو amendment کرنا پڑیگا۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز مورخہ 6 اکتوبر بوقت شام 4 بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بعد از دوپہر 12 بجکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)





















































































